سوال نمبر ۸ (08)

۱ اجماع (اتفاق رائے)

۱ تعارف:

اجماع کا لفظ (جمع) سے ماخوذ
ہے جس کا معنی ہے اکٹھا ہو جانا، متفق ہو جانا،
شرعی مسئلے پر متفق ہو جانا۔ اجماع یعنی
اتفاق رائے اس امت کیلئے دین محمد کا
ایک خاص تحفہ ہے۔ ہر دور کے مختلف مسائل
ہوتے ہیں اور اسلام ایک مکمل دین ہونے
کی خاطر تاقیامت ہر طرح کے مسائل
کا جواب رکھتا ہے۔ اسلام صرف ایک
مخصوص مدت اور ایک خاص طبقے پر
نازل نہیں ہوا بلکہ آپؐ کی نبوت سے
لے کر تاقیامت یہ دین سب کے لئے ایک
کامل دین رہے گا۔ ہر مسئلے کا حل یا تو
قرآن سے کیا جاتا ہے یا تو آپ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی
اور احادیث سے کیا جاتا ہے یا تو اجماع یا تو
قیاس یا پھر اجتہاد ہے۔ اجماع میں
دور حاضر کے تمام علماء جو اجماع کی
اہلیت رکھتا ہو اپنی رائے قرآن و حدیث
کی روشنی میں بروئے کار لاتے ہوئے
مسئلے کا حل ڈھونڈنے پر تجاویز پیش کی جاتی ہے
اور سب کا اگر اس ایک جواب پر اتفاق
رائے ہو تو اس پر اجماع کیا جاتا ہے۔
مختصراً اجماع امت محمدیہ کیلئے نہایت
اہمیت کی حامل ہے۔ اس سے امت کی وحدت
اور مسائل پر ایک ساتھ اکٹھا ہونا اتحاد

Date: Day:

کا درس دیتا ہے۔

اجماع کی بنیاد:

اجماع کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:

وشاورھم فی الأمر (آل عمران)

ترجمہ: اور مسئلوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کر لیں۔

بالا مذکورہ آیت مبارکہ سے اجماع کی بنیاد اور اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں اس کی اس شد طریقے سے حکم آیا ہے کہ اس کو عملی زندگی میں لائی جائے۔ اسی طرح اللہ کا فرمان ہے کہ:

وأمرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ)

ترجمہ: اور ان کے باہمی فیصلے ایک دوسرے کے ساتھ مشورے پر مبنی ہوتے ہیں

(ب) امام غزالی کے مطابق اجماع:

امام غزالی فرماتے ہیں کہ اجماع امت محمدیہ کا کسی شرعی مسئلے پر متفق ہو جانے کو کہتے ہے۔

(ج) ارکان اجماع:

اجماع کیلئے ضروری کا ہے کہ

مندرجہ ذیل ارکان موجود رہیں:

i. مجتہدین کی جماعت ہو۔

اجماع کے لئے کسی عام لوگوں کی ضرورت نہیں یا دوسرے مکتبہ فکر سے اجماع نہیں کی جا سکتی بلکہ اجماع کسی ایسی جماعت سے صادر ہو سکتی ہے جنہیں قرآن و حدیث، علم فقہ و سنت کا علم ہو اور وہ گروہ مجتہدین کا ہو تب ایسی گروہ کسی مسئلے کے حل کیلئے ایک ساتھ ہو سکتے ہیں اور جواب ڈھونڈ سکتے ہیں۔

ii. شرعی مسئلے پر اتفاق ہو۔

اجماع کے لئے ضروری ہے کہ مجتہدین کی نشست ایک شرعی مسئلے کو لیکر ہو نہ کہ کوئی اور مسئلہ۔

Follow the margin line

iii. قولی/عملی اتفاق:

اجماع کے مختلف اقسام ہیں اور وہ اقسام سارے مسائل پر احاطہ کرتی ہے۔ مجتہدین کا کسی بھی شرعی مسئلے کو لیکر ان کا اجماع کرنا قولی رائے سے صادر ہوئی ہے یا کہ عملی۔

iv. ایک وقت میں متفق ہو

سارے مجتہدین کا اسی وقت میں متفق ہونا ضروری ہے اگر اس گروہ میں اسی دوران کچھ مجتہدین اتفاق رائے نہیں کرتے تو اسے اجماع نہیں کہا جا سکتا۔

v. اجماع سب پر لازم:

مجتہدین کا کسی بھی شرعی مسئلے پر کسی ایک حل پر جب اجماع ہو تو اس

Date: 4 Day:

Increase headings and references

عمل کرنا سب پر لازم ہے۔

خلاصہ:

اجماع کا امت محمدیہ میں اور دور حاضر میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کوئی گروہ، بڑی جماعت یا مذہب کا بغیر باہمی مشاورت کا ایک ساتھ چلنا ممکن نہیں ویسے ہی دین اسلام میں اجماع ہے جو ہر طرح کے شرعی مسائل پر احاطہ کرتی ہے۔ مجتہدین کا ایک گروہ کا کسی شرعی مسئلے پر اتفاق رائے رکھنا اجماع کہلاتا ہے۔

(ب) **اسلام میں امن:**

تعارف:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو کہ امن کا علمبردار ہے۔ دور جہالت کا خاتمہ اسی دین مبارکہ سے ہوا۔ اسلام نہ صرف اپنے ماننے والوں کیلئے امن کا دین ہے بلکہ انہیں دوسرے ادیان اور پوری انسانیت سے امن و خوشحالی کے روابط و رشتے قائم کرنے کا قائل دین ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام میں موجود امن اپنی سیرت مبارکہ سے سکھلایا اور بتایا کہ ہر مومن کے دل میں دوسروں کی خیر خواہی رکھنا ہی اسلام ہے۔ اسلام رنگ و نسل و ذات سے ماورائی دین ہے۔ ہر طرح کے لوگوں کیلئے اسلام میں مساوات اور امن کا درس ملتا ہے۔

Date: 5 Day:

امن کا لغوی و اصطلاحی معنی:

امن سے مراد "سکون و اطمینان" کے ہے اور اصطلاح میں امن سے مراد ایسا معاشرہ، ایسا نظام اور ایسا فرد جس سے دوسرے لوگ، خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو محفوظ ہو اور پر امن ہو۔

قرآن میں امن کا پیغام:

قرآن کریم جو کہ امن کے پیغام دینے سے بھری ہوئی کتاب ہے۔ قرآن وہ واحد کتاب ہے جو بلا رنگ و نسل دنیا کے سارے اقوام اور لوگوں کیلئے امن کا حامی ہے۔ ارشاد ربانی ہے قرآن شریف میں:

واللہ یدعوا الی دار السلام

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔

حدیث میں امن کا پیغام:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جگہ جگہ امن کا پیغام اور درس دیا ہے کبھی زبانی درس دینے کے کی جگہوں میں ہتک برداشت کرتے رہے اور کبھی کچھ ناسمجھ لوگوں کے ہاتھوں زخم کھاتے رہے اور کبھی خود اپنی عملی زندگی سکھلانے کی خاطر کہ اسلام ہر پہلو میں امن کا پیغام

ہے طائف سے لہو لہان ہوتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ۔

ترجمہ:

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

Elaborate the last part

خلاصہ:

اسلام امن کا دوسرا نام ہے۔ اس کی تائید قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور خلفاء راشدین کی زندگی سے اور زیادہ عیاں ہوتی ہے کہ اسلام دوسرے ادیان اور مذاہب کے برعکس امن کا سب سے بڑا علمبردار رہا ہے۔ اسلام میں امن کا ہونا صرف عقیدے کی تکمیل میں شامل نہیں بلکہ عملی اعمال کا بھی اتنا ہی ضروری حصہ ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بار بار اور جگہ جگہ اس کی تاکید کی اور اپنی امت کو بھی یہ لازم قرار دیا کہ دوسرے اعمال کی طرح مسلم سے دوسرے لوگوں کا پر امن رہنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

سوال نمبر : 03

تعارف :

اسلام عدل و احسان

کا نام اور اسلامی معاشرے عدل و انصاف اور احسان کا پیکر ہے۔ اسلامی تعلیمات فرد سے لیکر انسانی کے پورے مجموعے تک احاطہ رکھتا ہے۔ ہر فرد اپنی بساط تک عدل و انصاف اور احسان کے مختص ہونگے۔ اسلامی معاشرہ کی مثلا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مثالی حکومت بنائی جس میں عدل و انصاف اور احسان سے بڑھ کر حضرت عمرؓ کا بیٹا بھی نہ ہو سکا۔ ایسا معاشرہ جس میں بلا تمیز لوگوں کی خدمت کی جاتی ہو جس میں حکمران اور رعایا دونوں برابر ہو۔ اسلام ایک ایسے معاشرے کا خواہاں درس ہے۔

عدل و انصاف اور احسان کا لفظی معنی و اصطلاحی معنی :

عدل کے لفظی معنی ہے برابری کا توازن، ہر چیز کو درست مقام پر رکھنا، جبکہ انصاف کا معنی ہے آدھا آدھا کرنا، برابری کا سلوک کرنا، اور احسان سے کا لغوی مراد ہے معنی ہے بھلائی کرنا احسان کرنا، اچھائی کرنا۔ اصطلاحی معنی عدل و انصاف اور احسان کے ایک ایسے مثالی معاشرے کا قیام ہے جو اس میں موجود ہر طرح

Date: 8 Day:

کہ لوگوں کے لئے برابری کا، مساوات اور بھلائی کا گہوارہ ہو۔ اسلامی معاشرے میں یہ تینوں عناصر ستون کی مانند ہوتی ہے۔

قرآن میں عدل وانصاف اور احسان کا حکم:

قرآن کریم اسلامی معاشرے کی ارتقاء کیلئے اخلاقی اور تربیتی اصلاحی درس بار بار دیتا ہے کیونکہ کوئی بھی معاشرہ ارتقاء تک پہنچنے کیلئے معاشرے اک فرد کی تبدیلی سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

إن اللہ یامر بالعدل والاحسان

ترجمہ:
بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

حدیث کی روشنی میں عدل وانصاف اور احسان کی ضرورت ایک اسلامی معاشرے کی ارتقاء کے لئے:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہر امتی کو فرد عدل وانصاف اور احسان کا بوجھ

رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناساعد حالات میں عدل و احسان اور انصاف نہ چھوڑنے کا درس دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

المقسطون علی منابر من نور عند الله

ترجمہ:
عدل کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ بھی عدل و انصاف کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں بتا رہا ہے کہ ایک اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف اور احسان کا ہونا کتنا ضروری اور فضیلت والا عمل ہے۔

اسلامی نظام عدل و انصاف اور احسان:

اسلامی نظام میں عدل و انصاف اور احسان کے عنا جیسے عناصر کا اسلامی معاشرے میں مختلف پہلو کا نمایاں پہلو ہوتا ہے۔ ہر پہلو کا مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اسلامی نظام عدل و انصاف اور احسان:

اسلامی معاشرے کی ارتقاء کیلئے مندرجہ ذیل نظام نمایاں ہیں:

i. اسلامی عدالتی نظام:

اسلام معاشرے میں نظام عدالتی، محتسب عدالتیں اور شریعت بطور قانون نافذ ہو ان عدالتوں میں۔ لوگوں کو بلا تمیز اسلامی عدالتی نظام کی نعمت حاصل ہو۔ اسی تناظر میں میں ارشاد ربانی ہے کہ:

یٰداود إنا جعلنٰك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالحق.

ترجمہ:

اے داؤدؑ بے شک ہم نے آپ کو زمین میں جانشین بنا کر بھیجا۔ پس آپ لوگوں کے مابین حق کا فیصلہ کریں۔

ii. سماجی عدل و انصاف اور احسان:

اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف ذاتی زندگی سے شروع ہوتی ہے۔ آپ کا دور تاریخ اس کا شاہد ہے۔ اسی طرح عدل و انصاف اور

احسان جانوروں کی زندگی میں بھی جزو
ہونا چاہئے۔ اسلامی معاشرہ ہر
طرح سے لوگوں کے مابین محبت اور صلہ رحمی
کا درس دیتا رہتا ہے۔

iii) اسلامی نظام میں مثالی طرزِ حکمرانی:
اسلام حکمرانوں کو
بھی حکم دیتا ہے کہ اپنے ماتحتوں کے
ساتھ عدل و انصاف اور احسان کا
ساتھ برتاؤ کریں

iv) اسلامی نظام ایک فلاحی ریاست:
اسلامی نظام اور معاشرہ
ایک فلاحی نظام کی طرح کام سرانجام
دیتا ہے جس میں سب ایک دوسرے سے
باہمی میل میلاپ کی فضا میں آزادی رکھتے
ہو۔ اسلامی ریاست عوام کے لئے
عدل و انصاف اور احسان کا منبع
ہو۔

خلاصہ:
اسلامی معاشرے کی ارتقاء
کے لئے عدل و انصاف اور احسان نہایت
ہی زیادہ اہم اجزاء ہے۔ ان تین
اجزاء کے بغیر معاشرہ اور فرد بے
رونقی محض ایک کھوکھلا سا جسم ہوگا۔
اسلامی معاشرے کی اہمیت آیات مبارکہ
اور احادیث مبارکہ سے واضح کی گئی۔
ایک معاشرے کیلئے بھائی چارہ، خود
سے بڑھ کر دوسرے کیلئے خیر کا سوچنا
اور بالخصوص قربانی کا عنصر اشد ضروری

Too short answer

Date: Day:

You need to rephrase the heading depicting the impacts

ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد دینی
ان جیسی عناصر پر مبنی ہے جس میں
ہر نسل و مذہب کے لوگوں کیلئے ایک
معاشرہ امن کا گہوارہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر: 05

تعارف:

دور جاہلیت میں عورتوں کو
جائیداد اور اپنی ملکیت سے محروم رکھا جاتا
ہے۔ خواتین کا سماجی کردار مجروح
ہوتا تھا۔ انہیں حقوق کے ایام میں دور
رکھا جاتا تھا حتی کہ اپنی زندہ
بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ جب
اسلام کا ظہور ہوا آپ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو نبوت ملنے سے اسلام
نے پہلی بار اس دنیا میں سب سے زیادہ
حقوق خواتین کو دیے۔ ان کی عزت ایمان
کا حصہ بنا دیا۔ والدہ کی شکل میں جنت
ان کے قدموں تلے رکھ دیا۔ بیٹیوں کی شکل
میں انہیں رحمت کہا گیا۔ اللہ تعالی
اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے قرآن اور احادیث میں بار بار
ان کے حقوق کے بارے تنبیہ کیا ہے۔ اسلام
عدل و انصاف کا دین ہے جس میں جنس
کی بنیاد پر نفرت کو بالکل نفی کرتا ہے۔
اسلام ہی ساری ادیان سے زیادہ خواتین
کی حقوق کا قائل اور حامل ہے۔

عورتوں کے بنیادی حقوق :

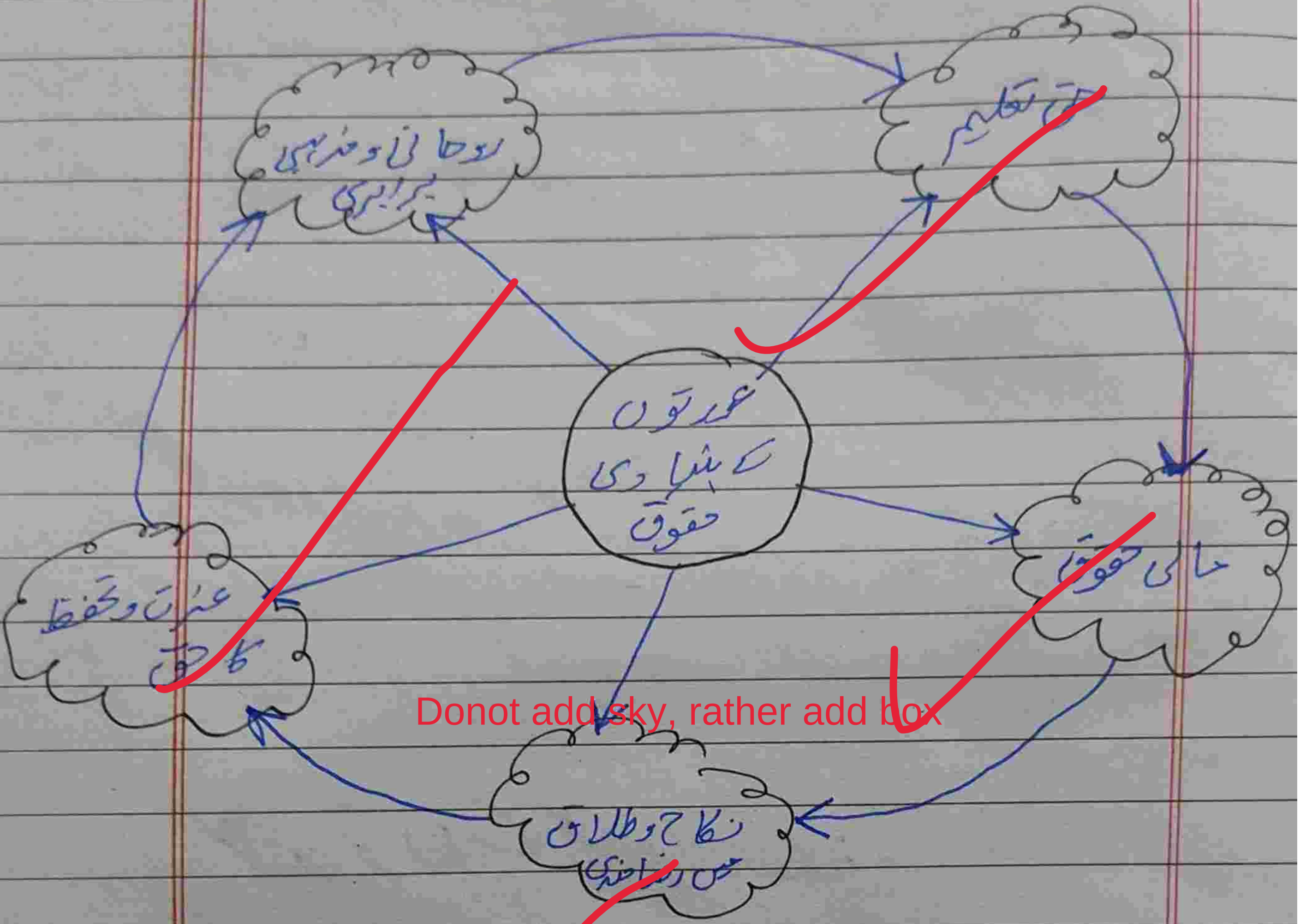

i روحانی و مذہبی برابری:
اسلام میں مرد و عورت دونوں کے اللہ تعالیٰ کی بندگی میں جزا و سزا میں برابر ہے۔

ii تعلیم کا حق:
اسلام میں مرد و عورت دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے کہ تعلیم حاصل کریں۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے

معاشی و مالی حقوق:

عورتوں کو مردوں کی طرح جائیداد رکھنے، تجارت کرنے اور وراثت لینے کا حق حاصل ہے۔

نکاح و طلاق میں رضامندی:

عورت کو شادی کے فیصلے میں پوری اختیار حاصل ہے۔ چاہے وہ اپنی رضا سے کسی مرد کو نکاح میں قبول کرے یا نہیں۔

Elaborate content under headings

عزت اور تحفظ کا حق:

اسلام نے عورت کی عزت اور عصمت کو مقدم رکھا ہے اور اس کی حفاظت کے لئے پردہ کے سخت احکامات بھی دیئے ہیں۔

عورتوں کے فرائض:

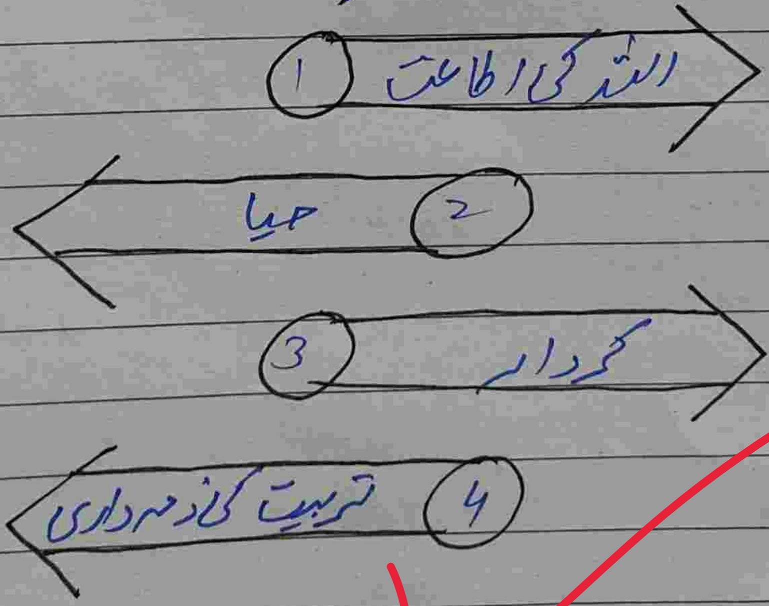

اللہ کی اطاعت:

عورت پر عائد ہے کہ وہ اللہ کی بندگی نماز، روزہ اور دیگر عبادات سرانجام دیں۔

ii حیا کی پاسداری:

عورت کو لباس، گفتار اور کردار میں حیا اختیار کرنے کا حکم ہے جیسے کہ مردوں کو۔

iii گھریلو اور معاشرتی کردار

c اسلام میں ماں، بیوی، بیٹی اور بہن محض رشتے نہیں بلکہ اسلام نے ان رشتوں میں عزت رکھا ہے اور ان کا کردار ہو میں محبت اور اخلاص اہم فرائض ہیں۔

iv علم و تربیت کی ذمہ داری:

عورتوں کو نہ صرف خود خواندہ ہونا چاہیئے بلکہ اپنی اولاد کو بھی تربیت دینے کا ذمہ ماں کے کندھوں پر ڈال رکھا ہے۔

خلاصہ:

اسلام محض ایک فلسفہ اور نظریے کے طور پر جزیرہ عرب میں نہیں ابھرا بلکہ انسانی حقوق کا ایک اصول نظام اپنے ساتھ لے کر آیا۔ اسلام رشتوں میں حقوق اور مساوات کا حامل، اسلام عبادات میں حقوق اور مساوات کا حامل اور اسلام ذمہ داری اور فرائض میں بھی بلا تفریق کے حقوق و مساوات کا حامل رہا ہے۔ اسلام نے خواتین کے حقوق دئے ہیں۔ اسلام ہی (Women Empowerment) کرنے والا واحد دین ہے۔

Weak presentation
Go for diversification of references

Date: 16 Day:

سوال نمبر: 06

تعارف:

اسلام محض ایک مذہب نہیں ہے بلکہ دین ہے اور نہ ہی اسلام کسی خاص مکتبہ فکر کیلئے مخصوص ہے بلکہ دنیا بھر میں موجود لوگوں، نظام اور ممالک کیلئے قاعدہ کلیہ ہے۔ آدمؑ پر نبوت کے ظہور سے آپؐ کی وصال تک اللہ تعالیٰ نے اس دین کا تکمیل کیا کہ سارے جہاں کے نظام اور لوگوں کے لئے کامیابی کا وسیلہ بنا دیا۔ اسلامی تعلیمات ہی پاکستان کے نظام بالخصوص نظام احتساب کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ دین محمدیہ میں حکمران اور رعایہ دونوں کے لئے ایک ہی پیمانہ ہے اور وہ تقوی۔ اسلامی نظام میں کوئی بھی فرد اسلامی قوانین سے ماوراء نہیں۔ حتیٰ کہ جناب اکرم رسولؐ خود بھی ہر عمل کا بھرپور احتمام کرتا تھے۔ پاکستان میں احتساب کے بڑھتے مسائل کو اسلامی تعلیمات جیسے تقوی، دیانتداری اور خوف من اللہ سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور یہ وہ دوا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری اور مرض کا شفا رکھا ہے۔

Date: ________ 17 Day: ________

اسلامی تصورِ احتساب:

i. تقویٰ پر مبنی خود احتسابی:

اسلامی نظام میں تقویٰ پر ہی سب کچھ کا بنیاد ہوتا ہے اور خود احتسابی بھی سب اعلیٰ اور محکم ہے اللہ کا ڈر۔

ii. ریاستی احتساب کا عملی نمونہ: (خلفاء راشدین):

خلفاء راشدین و صحابہ نے جو ایک مثالی اور اصول زندگی اور طرزِ حکومت گزاری ہر کسی امت کو احتساب کا اعلیٰ اور حقیقی معنی سکھایا

iii. مساوات قانون:

اسلام میں کسی کو بھی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔ خطبہ حجۃ الوداع اس کی تفسیر ہے

Donor raise a question

پاکستان میں اسلامی اصولوں پر مبنی احتساب کیسے ممکن ہو؟

i. قانون کی بالادستی:

قانون سب کے لئے ہو کوئی بھی قانون سے بالاتر نہ ہو تاکہ سب احتساب کے احاطے میں آجائے

ii. شفافیت اور جوابدہی:

شفافیت اور جوابدہی کلیدی احتساب کے خاص عناصر ہیں۔ جو کرپشن کو روکنے میں مدد دیتی ہے

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

Date: Day:

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.

3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck